السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے پڑھا ہے کہ «الصلوٰۃ خیر من النوم» کے الفاظ فجر کی پہلی ازان میں کہے جایئں لیکن عصر حاضر میں ہم ان الفاظ کو دوسری اذان میں سنتے ہیں۔اُمید ہے آپ دلیل کے ساتھ وضاحت فرمایئں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس جملہ کو اذان فجر میں کہا جائے۔اذان فجر سے مراد وہ اذان ہے۔جسے طلوع فجر کے بعد فرض نماز کے ادا کرنے کےلئے کہا جاتا ہے۔احادیث میں جو یہ آیا ہے۔کہ اسے اذان اول میں کہا جائے تو یہ احادیث صحیح ہیں لیکن اول سے مراد اذان ہے۔جسے ابتدائے وقت میں مینار کے پاس کہا جاتا ہے اوران احادیث میں اذان ثانی سے مراد اقامت ہے کیونکہ اقامت کو بھی اذان کہا جاتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بین کل اذانین صلاۃ» (صحیح بخاری)

''ہر دو اذانوں۔۔۔یعنی اذان واقامت۔۔۔کے درمیان نماز ہے۔''

رات کے آخری حصے کی اذان کے بارے میں راجح بات یہ ہے کہ یہ رمضان کے ساتھ خاص ہے۔کیونکہ اس حدیث میں الفاظ یہ ہیں کہ:

«لایردکم عن سحورکم اذان بلال فانہ یوذن بلیل لیوقظ نائمکم ویرجع قائمکم» (صحیح بخاری)

''بلال کی اذان تمھیں سحری کھانے سے نہ روکے وہ رات کو اذان دیتے ہیں۔تاکہ وہ تمہارے سوئے ہوئے کو بیدار کردیں اور قیام کرنے والا لوٹ جائے۔''

اس سے واضح ہوا کہ یہ اذان اس لئے ہے تاکہ سویا ہوا سحری کےلئے بیدار ہوجائے اور کھڑا ہوکر نماز پڑھنے والا یہ معلوم کرے کہ سحری کا وقت قریب ہے۔اور وہ اپنی نماز کو ختم کرے لہذا اس میں «الصلوٰۃ خیر من النوم» کہنے کی ضرورت نہیں (شیخ ابن جبرین ؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر335

محدث فتویٰ